ماہنامہ

انصار اللہ قادیان

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH ★ MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

نحن انصار اللہ

وفاء خلافت ۔ تربیت اولاد ۔ نصرت دین ۔ تبلیغ ۔ تقویٰ

اپریل 2023ء

مورخہ 15 مارچ 2023ء کو مسجد ناصر آباد میں منعقدہ ریفریشر کورس عہدیداران مجلس انصار اللہ قادیان کے موقعہ پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مورخہ 15 مارچ 2023ء کو ریفریشر کورس کے بعد عشائیہ تناول کرتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت و عہدیداران مجلس انصار اللہ بھارت و قادیان

مورخہ 4 مارچ 2023ء کو مجلس انصار اللہ محلہ مبارک (قادیان) کی طرف سے منعقدہ پکنک میں تشریف لائے ہوئے مکرم طیب علی صاحب درویش و اراکین انصار اللہ قادیان

مورخہ 18 مارچ 2023ء کو ضلع مانسہ (پنجاب) میں منعقدہ ضلعی تربیتی کیمپ مجلس انصار اللہ میں مکرم عبد المؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل، مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

www.ansarullahbharat.in

مؤرخہ 16؍مارچ 2023ءکو زیرہ، ضلع فیروز پور (پنجاب) میں منعقدہ تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ میں مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل، مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 18؍مارچ 2023ءکو ورانہ ضلع مانسہ (پنجاب) میں منعقدہ تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ میں مکرم عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل، مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 22؍مارچ 2023ءکو ضلع فتح آباد (ہریانہ) میں منعقدہ ضلعی تربیتی کیمپ کے موقعہ پر عہد دہراتے ہوئے مکرم عزیز احمد ناصر صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 23 مارچ 2023ءکو سرکاری ہسپتال ضلع یادگیر (کرناٹک) میں مریضوں میں پھل تقسیم کرتے ہوئے مکرم غلام احمد سمیر صاحب مبلغ انچارج، مکرم جاوید احمد ندیم صاحب ناظم انصاراللہ وغیرہ

مؤرخہ 15؍مارچ 2023ءکو مسجد ناصرآباد میں منعقدہ ریفریشر کورس میں حاضر عہدیداران مجلس انصاراللہ بھارت وقادیان

مؤرخہ 15؍مارچ 2023ءکو ریفریشر کورس کے بعد عشائیہ تناول کرتے ہوئے عہدیداران مجلس انصاراللہ قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:21 شہادت 1402 ہجری شمسی۔ اپریل/2023ء شمارہ:4

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
روزے کی اہمیت اور فوائد	11
100 سال قبل اپریل 1923ء	16
تلاوتِ قرآنِ کریم کی اہمیت	17
حضرت مسیح موعودؑ کا انداز تربیت	18
تنظیم مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض وغایت	20
تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں	22
آنحضرت ﷺ مربی اعظم	23
نظارت نشر واشاعت قادیان سے شائع ہونے والی چند تازہ کتب کی تفصیل	24
اسلام کی اہمیت وعظمت (9)	26
اخبار مجالس	27

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
شیخ محمد زکریا
فون:79861 56091

مجلس اِدارت
جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبد الماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر
عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
ای میل: ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ -/250 روپے۔ فی پرچہ -/50 روپے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبد اللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

اداریہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ

روزہ کی قبولیت کے ذرائع

ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ہم کئی قسم کی مشقتیں برداشت کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں۔ اگر ہم روزہ کی شرائط کی پابندی نہ کریں تو ہمارا روزہ خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ روزہ کو اس کے تمام تقاضوں کے ساتھ رکھا جائے۔ کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو یا کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکل جائے جس سے ہمارے روزہ کی قبولیت میں کوئی رکاوٹ ہو۔

چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (بخاری کتاب الصوم) کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

قبولیتِ روزہ کیلئے لازمی ہے کہ اپنے وقت کو فضولیات میں گزارنے کے بجائے نیکیوں میں گزارنا چاہیئے۔ مثلاً نفل نمازوں کی ادائیگی، ذکرو اَذکار، درس القرآن اور درس الحدیث سنتے ہوئے، ایم ٹی اے کے علمی اور دینی پروگرام دیکھتے ہوئے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ اور خطابات سنتے ہوئے، قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے، نیکی کی دعوت دیتے ہوئے، اسلام کا پُر امن پیغام پہنچاتے ہوئے وقت گزارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بوجھل اور باوزن ہوں گے، وہ کلمات مبارکہ یہ ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (بخاری)

یعنی پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو عظیم ہے

اسی طرح ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ (بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ) یعنی جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''روزوں کا تمہیں اس وقت فائدہ ہوگا جب جسمانی خوراک کم کر کے روحانی خوراک میں اضافہ کرو گے۔ صرف دنیا کی بے انتہا مصروفیتوں کے پیچھے نہ پڑے رہو۔ روزہ رکھ کے بھی سوائے یہ کہ صبح سحری کھالی اور پھر دنیاوی کاموں اور دھندوں میں مصروف ہو گئے۔ ورنہ تو دنیا دار بھی صحت کے خیال سے یا فیشن کے طور پر خوراک کم کر دیتے ہیں۔ تمہاری خوراک کی کمی جسم کی خوبصورتی یا صحت کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اور یہ رضا تبھی حاصل ہو گی جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پہلے کی نسبت زیادہ ہوگا۔ اس کی تسبیح اور اس کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس کی طرف زیادہ جھکو گے۔''

(خطبہ جمعہ 15 /اکتوبر 2004ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تمام شرائط کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سید رسول نیاز

القرآن الکریم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○
اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ
تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(البقرة:184 تا185)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : كُلُّ عَمَلِ
ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔
وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا
يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ :
اِنِّيْ صَائِمٌ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ
فَرِحَ، وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے

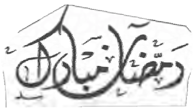

’’رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لیے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا، اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 209-210۔ ایڈیشن 1984ء)

’’ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لیے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔۔۔۔۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین وعلی رضی اللہ عنہ وفاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز وسرخ ایسے دلکش ودلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کیے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی یہ روحانی امور ہیں کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 197-199 حاشیہ)

گزارشات از صدر مجلس

رمضان المبارک اور قبولیتِ دعا

اِس وقت ایک طرف روس اور یوکرین کی جنگ مسلسل چار سو دنوں سے نہ صرف جاری ہے بلکہ دن بدن مزید وحشت ناک ہوتی جا رہی ہے۔ لوگوں کی جانیں تلف ہو رہی ہیں، ایٹمی ہتھیار کے استعمال کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں تو دوسری طرف لوگ اپنے خالق حقیقی خدا تعالیٰ سے دور ہوتے ہوئے، دنیاوی لہو ولعب میں منہمک ہیں۔ اسی طرح بعض ممالک میں معاندین احمدیت کی طرف سے شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ اِن حالات کے پیشِ نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔

1 رمضان المبارک یقیناً تمام عبادات کا مجموعہ ہے۔ صبح سحری سے قبل نمازِ تہجد ادا کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ یہ وقت قبولیت دعا کی خاص گھڑی ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''اس مہینہ میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہوتی ہے جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے، پھر سحری کے لئے سب کو اٹھنا پڑتا ہے اور اس طرح ہر ایک کو کچھ نہ کچھ عبادت کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی وقت لاکھوں انسانوں کی دعائیں جب خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتی ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو رد نہیں کرتا بلکہ ان کو قبول فرماتا ہے۔ اس وقت مومنوں کی جماعت ایک کرب کی حالت میں ہوتی ہے پھر کس طرح ممکن ہے کہ ان کی دعا قبول نہ ہو۔'' (تحفۃ الصیام صفحہ 106)

اِن دنوں میں نمازِ تراویح کا بھی خاص اہتمام ہوتا ہے۔ جو کہ ایک نفل نماز ہے۔ حدیث میں ہے کہ نفل حصول قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

2 رمضان میں باقاعدگی سے پانچ وقت کی نمازیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (سنن ابی داؤد: باب دعا کا بیان) کہ دعا ہی تو اصل عبادت ہے اور تمہارے رب کا فرمان ہے تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

3 اسی طرح قبولیتِ دعا کا ایک وقت افطاری کا وقت بھی ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں: لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةٌ مَا تُرَدُّ (ابن ماجہ ابواب الصیام حدیث نمبر 1753) کہ افطاری کے وقت روزے دار کی دعا قبولیت کا شرف پاتی ہے۔

پس بھاری افطاری کے انتظامات، باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے اس وقت کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں صرف کرنا چاہیے۔ آپ اس وقت تلاوت قرآن کریم بھی کر سکتے ہیں۔ استغفار، درود شریف اور ذکر الٰہی بھی کر سکتے ہیں۔ ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسولؐ اور ادعیۃ المہدیؑ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جو رنگ بھی آپ کو پسند آئے اسے اختیار کریں۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان میں ہر روز افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ بہت سے گناہگاروں کو آگ سے نجات دیتا ہے۔

4 رمضان میں کی جانے والی دعاؤں کی قبولیت کیلئے دُرود شریف کا وِرد لازمی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اپنی دعاؤں کو دُرود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا دُرود صدقِ دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ دُرود سے مہک اٹھے اور ہماری تمام دعائیں اس دُرود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔'' (خطبہ جمعہ: 24 رفروری 2006ء)

نیز فرمایا ''آج ہر احمدی کروڑوں کروڑ دُرود اور سلام اپنے دل کے درد کے ساتھ ملا کر عرش پر پہنچائے۔ یہ دُرود بندوقوں کی گولیوں سے زیادہ دشمن کے خاتمے میں کام آئے گا۔'' (خطبہ جمعہ 16 رجنوری 2015ء)

5 رمضان المبارک کا قرآن کریم سے گہرا تعلق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی قرآن کریم کا سیکھنا، پڑھنا، یاد کرنا ضروری ہے۔'' (خطبہ جمعہ: 21 راکتوبر 2005ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ — **ماہِ فروری 2023ء**

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 3 رفروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں قرآن کریم کی عظمت

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ قرآنِ کریم کے فیوض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے فیوض اور برکات کا در ہمیشہ جاری ہے اور وہ ہر زمانے میں اسی طرح نمایاں اور درخشاں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت میں تھا۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ مَیں اس وقت اس ثبوت کے لیے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اپنی حمایت اور تائید کے لیے بھیجتا رہا ہے کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ بے شک ہم نے اس ذکر یعنی قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ پس اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلامِ صادق کو قرآن کریم کی اشاعت اور حفاظت کے لیے بھیجا ہے۔ آپؑ کو وہ معارف سکھائے ہیں جو لوگوں سے پوشیدہ تھے۔ آپؑ قرآن کریم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے آئے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے نام نہاد علماء نے آپؑ کے دعوے کی ابتدا ہی سے مخالفت کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے اور کوئی عقل کی بات سننا بھی نہیں چاہتے اور عوام الناس کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں وقتاً فوقتاً ان نام نہاد علماء کو اُبال اٹھتا رہتا ہے اور ان کے ساتھ سستی شہرت کے متلاشی سیاستدان اور اہل کار بھی مِل جاتے ہیں اور احمدیوں کو مختلف بہانوں سے مخالفت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ گذشتہ کچھ عرصے سے تحریف و توہینِ قرآن کے من گھڑت مقدمے احمدیوں پر بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے اور جو احمدی انہوں نے ظلم سے پکڑے ہوئے ہیں ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے سے ہی قرآنِ کریم کے معارف کا پتا ملتا ہے اور یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس کام کو دنیا میں سرانجام دے رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ارشادات اور تصانیف میں قرآن کریم کے مقام و مرتبہ کا جو عرفان پیش فرمایا ہے، آج وہ مَیں بیان کروں گا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن اپنی تعلیم میں کامل ہے اور کوئی صداقت اس سے باہر نہیں...... لیکن ساتھ اس کے یہ بھی میرا اعتقاد ہے کہ قرآن کریم سے تمام مسائلِ دینیہ کا استخراج و استنباط کرنا اور اس کے مجملات کی تفاصیلِ صحیحہ پر حسبِ منشائے الٰہی قادر ہونا ہر ایک مجتہد اور مولوی کا کام نہیں بلکہ یہ خاص طور پر ان کا کام ہے جو وحیِ الٰہی سے بطورِ نبوت یا بطورِ ولایتِ عظمیٰ مدد دیے گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں جو تمہاری ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے جس میں خدا کی توحید اور عظمت اور جلال کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے...... مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو حکموں میں سے

ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے...... مجھے خدا نے مخاطب کرکے فرمایا ہے (الہاماً) اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن یعنی تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔

خدا نے تم پر بہت احسان کیا جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی...... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابلے پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہوسکتی۔ جو کچھ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا کرکے دکھایا اسے چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس امت کے لیے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن کریم کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آج حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کو یہ معیار حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے، ہم پر کُفر کے فتوے لگانے والوں کو دکھانے کی ضرورت ہے کہ احمدی صرف پرانے قصے ہی بیان نہیں کرتے بلکہ آج بھی زندہ کتاب اور زندہ رسول کے ماننے والوں پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اترنے پر یقین رکھتے ہیں۔ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آج بھی بولتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جرأت اور دلائل کے ساتھ تمام ادیان پر قرآن کریم کی برتری ثابت کرنا آپؑ کا اس وقت تھا جب اس ملک میں انگریزوں کی حکومت تھی۔ چرچ کا زور تھا۔ پھر بھی آپؑ نے قرآن کریم کی برتری کا کھلا چیلنج دیا اور کسی خوف کو بھی قریب نہ آنے دیا۔ کیونکہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے وہ فرستادے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی غلامی میں بھیجا۔ یہی چیز ہم آپؑ کی تعلیم اور لٹریچر میں دیکھتے ہیں اور یہی وہ تعلیم ہے جسے جماعت احمدیہ آگے پھیلا رہی ہے۔ جماعت احمدیہ پر الزام لگانے والے یہ کہتے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کی تحریف اور توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 10؍فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں قرآن کریم کی عظمت

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ملکہ کو اسلام کی تبلیغ کے لیے لکھی گئی اپنی تصنیف تحفہ قیصریہ میں قرآن کریم کے فضائل اور اہمیت کے بارے میں فرمایا کہ قرآن کریم عمیق حکمتوں سے پُر ہے اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی سکھائی گئی ہے۔ بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کو دیکھنے کا چراغ قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا تو خدا جانے دنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ شکر کا مقام ہے کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہوگئی تھی دوبارہ قائم ہوگئی۔

حضورانور نے فرمایا کہ کون تھا اُس زمانے میں جس نے اتنی جرأت کے ساتھ قیصرہ ہند کو یہ پیغام بھیجا اور اسلام کی تبلیغ کی ہو۔ آج یہی لوگ جن میں اتنی جرأت نہ تھی کہ اسلام اور قرآن کریم کی عظمت بیان کرتے۔ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ قرآن کریم کی توہین کر رہی ہے جبکہ غیر مسلم جو کہ قرآن کریم کی عظمت کا ردّ تو کر نہیں کرسکتے بلکہ ان کی حرکتیں دیکھ کر اسلام کی مخالفت میں اس قدر اندھے ہوگئے ہیں کہ اپنے دل کی تسکین کے لیے قرآن کریم کے نسخوں کو جلا کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ جیسے کہ سویڈن اور سکینڈے نیوین ممالک میں اس قسم کے واقعات ہوئے ہیں۔ اگر مسلمان زمانے کے امام کو مان لیں اور قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کریں تو غیر مسلموں کو کبھی بھی اس طرح قرآن کریم کی توہین کی جرأت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی ان لوگوں کو عقل دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ جو شخص سچے طور پر خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کریم کی تعلیم پر کاربند ہوجائے تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیْنَ

أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ میں بیان فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں گے۔ عملی ترقی کے لیے اُن لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا ہے جو انعام یافتہ ہیں۔ نبی، صدیق، شہید اور صالحین ہیں اور جن کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے۔ فرمایا جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پوری طرح نشو و نما حاصل نہ کرے اُس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں تو وہ مُردہ ہدایت ہے۔ قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے جس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجے کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اعمال شجرہ طیب بنتے ہیں اور اُس کے اعمال پھل پھول لاتے ہیں۔

قرآن کریم ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اُس وقت دنیا میں آئی تھی جبکہ بہت سی بداعتقادیاں اور بداعمالیاں رائج ہوگئی تھیں۔ اس کی جانب اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے کہ۔ ظَهَرَ الۡفَسَادُ فِي الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ۔ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بدعقیدگیوں میں مبتلا تھے اور دنیا میں فسادِ عظیم برپا تھا۔ پس اسی لیے خدا تعالیٰ نے تمام عقائد باطلہ کی تردید کے لیے قرآن کریم جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لیے بھیجی۔ خاص کر سورۃ فاتحہ جو پنجوقت نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اشارے کے طور پر کُل عقائد کا ذکر ہے۔ جیسے فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ یعنی ساری خوبیاں اس خدا کے لئے سزاوار ہیں جو سارے جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ الرحمن وہ بغیر اعمال کے پیدا کرنے والا ہے اور بغیر کسی عمل کے عنایت کرنے والا ہے۔ الرحیم۔ جو کام کرو اس کا پھل دیتا ہے۔ دعائیں کرو تو ان کو قبول کرتا ہے۔ وہ مالك یوم الدین ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ اور جزا سزا اس دنیا میں بھی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ فرمایا کہ ان چار صفتوں میں کل دنیا کے فرقوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اب غور سے اگر انسان پانچ وقت نمازوں میں یہ پڑھے تو بڑا معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

معجزہ ایک ایسی خارق عادت کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کے مقابل پر کوئی مثال پیش کرنے سے عاجز آ جائے۔ قرآن کریم کا معجزہ ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا لیکن اس کی نذیر پیش کرنے سے عاجز آ گئے۔ پس معجزے کی حقیقت سمجھنے کے لیے قرآن شریف کا کلام نہایت روشن مثال ہے۔ اس کا کلام نہایت فصیح و بلیغ ہے۔ مذہب کی اصل سچائی خدا تعالیٰ کی ہستی کی شناخت سے وابستہ ہے۔ سچے مذہب کے لیے ضروری ہے کہ اُس میں ایسے نشان پائے جائیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر قطعی اور یقینی دلالت کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جو مذہب خدا شناسی کو چھوڑتا ہے وہ ایک مُردہ مذہب ہے جس سے کسی کو پاک تبدیلی حاصل نہیں ہو سکتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے جس کو حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسی مثالیں ہیں کہ غیر مذہب بلکہ لا مذہب اور خدا کو نہ ماننے والوں کو بھی خدا کے وجود کا یقین دلایا گیا۔ عقلی دلائل دیے گئے اور پھر جب نشان دکھائے گئے اور واقعات بیان کیے گئے تو انہوں نے مذہب کو بھی مانا اور اسلام کو بھی مانا۔ بیلجیم کے ایک دہریہ دوست نے بیعت کی اور بتایا کہ جب میں نے خدا کے وجود کو تسلیم کر لیا تو پھر میرے لیے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ میں احمدیت اور حقیقی اسلام کو تسلیم نہ کروں اور یہ راستہ کیونکہ مجھے احمدیت نے دکھایا تھا اس لیے میں احمدی مسلمان ہوں۔

افسوس ہمارے مخالفین یہ معرفت کی باتیں سننا نہیں چاہتے اور ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے قران کریم میں تحریف کر دی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے ہر ایک قصے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور اسلام کے لیے ایک پیشگوئی قرار دے دیا ہے اور یہ قصوں کی پیشگوئیاں بھی کمال صفائی سے پوری ہوئی ہیں۔ قرآن کریم کے دو حصے ہیں۔ ایک قصے اور دوسرا احکام۔ کوئی بات قصے کے رنگ میں ہوتی ہے اور بعض احکام ہدایت کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ جو لوگ اس میں تمیز نہیں کرتے وہ لوگ قرآن کریم میں اختلاف ثابت کرنے کے موجب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قران کریم کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 17؍فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے
حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارناموں پر اہلِ علم کے تاثرات کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پیش فرمانے کے بعد پیشگوئی کی مدت کے اندر حضرت مصلح موعودؓ کی ولادت اور آپؓ کے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا مختصر تذکرہ فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس وقت مَیں حضرت مصلح موعودؓ کے علمی اور متفرق کارناموں میں سے بعض کا ذکر پیش کروں گا۔ آپؓ کی جو کتب خطابات، لیکچرز، پیغامات اور مضامین وغیرہ شائع ہوئے یا اب تقریباً مکمل ہیں اور شائع ہونے کے لیے تیار ہیں، جو انوار العلوم کی شکل میں شائع ہوتے ہیں، ان کی کُل 38؍جلدیں بن جائیں گی اور ان کی تعداد 1424؍ ہے۔ کُل صفحات اندازاً 20340 ہو جائیں گے۔ تفسیرِ کبیر، تفسیرِ صغیر اور دیگر تفسیری مواد کے صفحات کی تعداد 28735 ہے۔ 1808 خطباتِ جمعہ، 51 خطباتِ عید الفطر، 42 خطباتِ عید الاضحیٰ، 150 خطباتِ نکاح، خطاباتِ شوریٰ جلد اوّل اور سوم شائع ہوئی ہے اس کے صفحات 2131 ہیں۔ اگر تمام صفحات کو اکٹھا کیا جائے تو یہ تقریباً پچھتر ہزار صفحات بنتے ہیں۔

تفسیر کبیر میں آپؓ نے 59 سورتوں کی تفسیر فرمائی ہے جو دس جلدوں میں شائع شدہ ہے۔ آپؓ کے بہت سے تفسیری نوٹس بھی ملے ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے کسی وقت یہ بھی شائع ہو جائیں گے۔ بامحاورہ ترجمہ قرآن کا بہت بڑا کام آپؓ کا تفسیرِ صغیر کی صورت میں ہے۔

حضرت مصلح موعود نے تفسیرِ صغیر کے بارے میں فرمایا کہ: میری رائے یہ ہے کہ اس وقت تک قرآن کریم کے جتنے ترجمے ہو چکے ہیں ان میں سے کسی ترجمہ میں بھی اردو محاورے اور عربی محاورے کا اتنا خیال نہیں رکھا گیا جتنا اس میں رکھا گیا ہے۔ فرماتے ہیں گذشتہ تیرہ سو سال میں بڑے بڑے قوی جوان گزرے ہیں مگر جو کام اللہ تعالیٰ نے مجھے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اس کی ان میں سے کسی کو بھی توفیق نہیں ملی۔ درحقیقت یہ کام خدا کا ہے اور وہ جس سے چاہتا ہے کروا لیتا ہے۔

پھر تفسیر القرآن انگریزی کا بھی ایک اہم کام ہوا جسے ہم فائیو والیم کمنٹری کہتے ہیں۔ اس تفسیر کے شروع میں حضرت مصلح موعود کے قلم سے لکھا ہوا ایک نہایت پُرمعارف دیباچہ بھی شامل ہے جس میں دوسرے صحفِ سماوی کی موجودگی میں قرآن مجید کی ضرورت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور جمع القرآن اور قرآنی تعلیمات پر بالکل اچھوتے اور دلآویز پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

علامہ نیاز فتح پوری تفسیر کبیر کے متعلق کہتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔

مولانا عبد الماجد دریا بادی نے حضرت مصلح موعودؓ کے انتقال پر لکھا کہ قرآن و علومِ قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے۔

اخبار امروز لاہور نے تفسیرِ صغیر کے متعلق لکھا کہ اس وقت تفسیر صغیر پیشِ نظر ہے۔ یہ تفسیر احمدیہ جماعت کے پیشوا الحاج مرزا بشیر الدین محمود مرحوم کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے۔ قرآن کے عربی متن کے اردو ترجمے کے ساتھ کئی مقامات کی تشریح کے لیے حواشی اور تفسیری نوٹ دیے گئے ہیں۔ ترجمے اور حواشی کی زبان نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔

ہفت روزہ قندیل نے ۱۹۶۶ء میں لکھا کہ تفسیر صغیر میں ترجمہ اور حواشی کی زبان عام فہم ہے تا کہ ہر علمی استعداد کا آدمی اس سے مستفید ہو سکے۔ ترجمہ اور تفسیر میں یہ التزام بھی ہے کہ جملہ تفاسیر متقدمین آخر تک پیشِ نظر رکھی گئی ہیں۔ قرآن مجید کو اس خوب صورتی سے طبع کرا کے شائع کرنا ایک بہت بڑی خدمتِ اسلام ہے۔

پھر 'اسلام میں اختلافات کا آغاز' ایسا عالمانہ اور تاریخ اسلام پر عبور رکھنے والا لیکچر تھا کہ بڑے بڑے تاریخ دان بھی حضورؓ کے سامنے خود کو طفلِ مکتب سمجھنے لگے۔ سید عبد القادر صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس علمی خزانے سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 24؍فروری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری صحابہؓ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بدری صحابہ کا ذکر آج جو میں بیان کرنا چاہتا تھا وہ ختم ہو جائے گا۔ (1) حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اندھیری رات میں سفر میں تھا کہ جب ایک مقام پر اُترے تو ایک شخص نے پتھر اکٹھے کیے اور نماز کے لیے جگہ بنائی اور نماز پڑھی۔ صبح معلوم ہوا کہ ہمارا منہ غیر قبلہ کی طرف تھا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ۔ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ اور اللہ ہی کا ہے مشرق بھی اور مغرب بھی پس جس طرف بھی تم منہ پھیر دو وہیں خدا کا جلوہ پاؤ گے۔ یعنی غلط فہمی سے اگر ایسا ہو گیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضور انور نے وضاحت فرمائی کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھانے کے لیے پڑھ کر سنائی ہو۔ ضروری نہیں ہے کہ اُس وقت نازل ہوئی ہو۔

(2) اگلا ذکر ہے حضرت حرام بن ملحانؓ کا۔ وہ حفاظ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وسط عرب کے ایک قبیلہ کی طرف تبلیغ کے لئے بھیجے تھے ان میں حرام بن ملحانؓ بھی تھے۔

(3) اگلا ذکر ہے حضرت سعد بن خولہؓ کا۔ عامر بن سعدؓ اپنے والد سعد بن وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت فرمائی۔ بیماری کے باعث میں موت تک پہنچ گیا تھا۔ مَیں نے کہا کہ میری تکلیف آپؐ دیکھ رہے ہیں۔ میری وارث میری بیٹی کے سوا کوئی نہیں۔ میرے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ تیسرا حصہ صدقہ کردو۔ پھر فرمایا کہ وارثوں کو اچھی حالت میں چھوڑنا محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے۔ اللہ کی راہ میں جو بھی خرچ کرو گے تمہیں اُس کا اَجر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک لقمہ بھی جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو اس کا بھی اَجر دیا جائے گا۔ حضرت سعد بن خولہؓ ہجرت کے بعد مکہ میں فوت ہو گئے تھے۔

(4) اگلا ذکر ہے حضرت ابوالہیثم بن التیہانؓ کا۔ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ مَیں سب سے پہلے آپؐ کی بیعت کرنے والا ہوں۔ ہم کس طرح آپؐ کی بیعت کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میری اس بات پر بیعت کرو جس پر بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کی بیعت کی۔ آپؓ جنگ میں دو تلواریں لٹکایا کرتے تھے اس لیے آپؓ کو ذوالسیفین بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے جنگ صفین میں شہادت پائی تھی۔

(5) پھر ذکر ہے حضرت عاصم بن ثابتؓ کا۔ امام رازی نے لکھا ہے کہ جنگ احد میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے اُن میں حضرت عاصم بن ثابتؓ بھی شامل تھے۔

(6) اگلا ذکر حضرت سہل بن حُنیفؓ انصاری کا ہے۔ جنگ احد میں قریب رہنے والوں میں حضرت سہل بن حُنیفؓ کا بھی ذکر ہے۔

(7) حضرت جبار بن صخرؓ۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو ڈیڑھ سو صحابہ کے ہمراہ بنو طے کے بُت فُلس کو گرانے کیلئے روانہ فرمایا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ کو کالے رنگ کا جھنڈا اور سفید رنگ کا چھوٹا پرچم عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ صبح کے وقت آلِ حاتم پر حملہ آور ہوئے اور اُن کے بت فُلس کو ختم کر دیا۔ اس سریہ میں لوا حضرت جبار بن صخرؓ کے پاس تھا۔

حضور انور نے فرمایا یہاں یہ صحابہ کا جو ذکر میں کرنا چاہتا تھا وہ ختم ہوا۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان پر جو سخت حالات ہیں وہاں آسانیاں پیدا کرے۔ دوسرے برکینا فاسو کے لئے بھی دعا کریں وہاں بھی سختیاں ہیں۔ پھر الجزائر کے لوگوں کے لئے بھی، وہاں بھی بعض حکومتی کارندے یا عدالتیں جو ہیں غلط قسم کے ظلم روا رکھ رہی ہیں احمدیوں سے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ خاص طور پر دعاؤں اور صدقات پر بہت زیادہ زور دیں۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کے شر سے ہر ایک کو بچائے۔

حضور پر نور نے پاکستان میں 19 فروری کو شہید ہونے والے مکرم محمد رشید صاحب شہید ابن چوہدری بشارت احمد صاحب، ترکی کے زلزلہ میں وفات یافتہ ماں بیٹا مکرمہ عمانی بسام اجلاوی صاحبہ اور عزیزم صلاح عبدالمعین قتیش، مکرم مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے ان کے جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ☆......☆......☆

طاہر احمد جمالی،
مربی سلسلہ
صدر، صدر انجمن
احمدیہ قادیان

روزے کی اہمیت اور فوائد

یَآ اَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔(البقرۃ:184) ترجمہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے اُسی طرح فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی! رمضان کے فضائل کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔

(معجم الکبیر جلد22 صفحہ 388 تا389)

محاسبہ نفس: اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب الایمان باب صوم رمضان احتسابا من الایمان حدیث38)

حدیث قدسی ہے۔ کُلُّ عَمَلِ ابۡنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِهٖ ۔(بخاری کتاب الصوم) ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ صرف میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بنوں گا۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنۡ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتۡبَعَهٗ سِتًّا مِّنۡ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّهۡرِ (مسلم) جو شخص رمضان کے روزے رکھے (اس کے بعد عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا مَنۡ لَّمۡ یَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ وَالۡعَمَلَ بِهٖ فَلَیۡسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیۡ اَنۡ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (بخاری کتاب الصوم) یعنی جو روزے کی حالت میں بھی جھوٹ بولتا ہے اور اس پر عمل کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو ہرگز اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

اسی طرح فرمایا۔ جس نے بغیر عذر اور بیماری کے ایک روزہ بھی چھوڑا۔ لَمۡ یُجۡزِهٖ صِیَامُ الدَّهۡرِ تو عمر بھر کے روزے اس کا بدل نہ ہوں گے۔(ترمذی ابواب الصوم)

اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے کہ تم پر روزے اس لئے فرض کئے گئے ہیں، رمضان کا مہینہ ہر سال اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اور تقویٰ یہی ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تبھی تم روزوں سے فیضیاب ہوسکتے ہو اور شیطانی حملوں سے بچ سکتے ہو۔ جب خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے روزے رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آؤ گے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے تو تبھی شیطان سے بچ سکتا ہے ورنہ شیطان کا یہ کھلا چیلنج ہے کہ ذرا انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ سے دُور ہوا تو فوراً اسے شیطان نے دبوچا، اپنے قابو میں کرلیا۔ پس ایمان میں ترقی اور نفس کا محاسبہ ہی انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ کا مورد بناتا ہے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے، وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں......روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے، بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے

معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔

پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے، اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء)

ذکرِ الٰہی: اس ارشاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا کہ جس قدر انسان کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے، تو اس سے خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید بھوکا پیاسا رہنا ہی تزکیۂ نفس ہے اس لئے آگے واضح فرما دیا کہ صرف بھوکا پیاسا رہنا تزکیۂ نفس نہیں، نہ اس سے روزے کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ یہ تو قرآنی ارشاد کے خلاف ہے کیونکہ مقصد تو تقویٰ کا حصول ہے۔ پس فرمایا کہ اگر روزہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رکھا ہے تو پھر جتنا بھی روزے کا وقت ہے یہ بھی ذکرِ الٰہی میں گزارو۔ ایک دوسری جگہ آپ نے فرمایا کہ ”بھوکے پیاسے رہنے سے تو بعض جوگیوں میں بھی ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ اُن کو بھی کشف ہو جاتے ہیں لیکن یہ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ ایک مومن کی زندگی کا مقصد تبتّل اور انقطاع ہے اور یہ عبادت سے، ذکرِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے اور نمازیں اس کا بہترین ذریعہ ہیں جو روح پر اثر ڈالتی ہیں، جو خدا تعالیٰ کے قرب کا باعث بنتی ہیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 696-697۔ ایڈیشن 2003ء)

باجماعت نماز: پس اصل روزہ وہ ہے جس میں خوراک کی کمی کے ساتھ ایک وقت تک جائز چیزوں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے رُکے رہنا ہے۔ یہ تقویٰ ہے اور ان چیزوں سے رُکے رہ کر صرف دنیاوی کاموں اور کاروباروں میں ہی وقت نہیں گزارنا بلکہ نمازوں اور ذکرِ الٰہی کی طرف پوری توجہ دینی ہے۔ نمازیں اگر پہلے جمع کرتے تھے یا بعض دفعہ قضا ہو جاتی تھیں تو اِن دنوں میں اس طرف خاص توجہ ہو کہ ذکرِ الٰہی اور عبادت ہر دوسری چیز پر مقدم ہو جائے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ ہو۔ اور ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جو کہتے ہیں تو یہ صرف منہ سے ہی نہ ہو بلکہ آپ نے اس طرف ہماری توجہ دلائی کہ جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو تو ہمیشہ یہ بات مدّنظر رکھو کہ حمد صرف ربِّ جلیل سے مخصوص ہے۔ یہ ذہن میں ہو کہ ہر قسم کی حمد خدا تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے اور اُس کی طرف ہی حمد لوٹتی ہے۔ ہم اُس خدا کی حمد کرتے ہیں جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ پس اگر ہم سارا سال خدا کی طرف اُس طرح نہیں جھکے جو اُس کا حق ہے تو اس مہینہ میں ہمیں یہ ہدایت دے تاکہ اس ہدایت کے ذریعہ ہم آئندہ گمراہی سے بھی بچیں اور حمد کے فیض سے فیضیاب ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے بھی ہوں۔ آپ علیہ السلام نے اس طرف بھی رہنمائی فرمائی کہ حمد کرتے وقت یہ امر سامنے ہو کہ ہر عزت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ پس اس رمضان میں ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُس کا قرب دلانے والی ہوں۔ اور دنیا کی عزت اور تفاخر کی طرف ہم جھکنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے یہ بھی خیال رہنا چاہئے کہ ہمیشہ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہو، کسی دنیاوی سہارے پر نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی طرف رمضان میں توجہ رکھو۔ صرف سبحان اللہ کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ جہاں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان ہو وہاں یہ دعا ہو اور درد سے دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی ہر قسم کی دنیاوی آلائشوں سے بھی پاک کر دے۔ اور یہ رمضان ہمارے اندر حقیقی تقویٰ پیدا کرنے والا بن جائے۔

خدا کا سہارا: پھر فرمایا تہلیل کرو۔ اپنی دعائیں اس یقین کے ساتھ کرو کہ عبادت کے لائق ذات صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر ہمیں کوئی کسی قسم کے نقصان سے بچا سکتا ہے تو وہ صرف

خدا تعالیٰ ہے۔ جب ہمیں کسی سہارے کی ضرورت ہو تو خدا تعالیٰ کا سہارا ہم نے لینا ہے اور انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس معبودِ حقیقی کی طرف ہر وقت جھکا رہنے کی کوشش ہو۔ رمضان میں روزوں کے ساتھ یہ دعا کرے کہ خدا تعالیٰ تُو ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھنا۔ اے اللہ! روزوں کے ساتھ جو تبدیلیاں تُو نے روزوں سے فیض پانے والوں کے لئے مقدر کی ہوئی ہیں اُن سے ہمیں بھی حصہ دے اور ایسا یہ حصہ ہو جو تا زندگی ہمیں فیضیاب کرتا رہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری یہ حمد، تسبیح اور تہلیل ایسی ہو جو تبتّل کی حالت پیدا کر دے۔ اور تبتّل الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قسم کی دنیاوی خواہشات سے علیحدہ کر لینا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل وفا کا تعلق پیدا کر لینا۔

انقطاع: پھر فرمایا کہ انقطاع حاصل ہو۔ یعنی تمام دنیاوی لہو ولعب سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کرو۔ جب یہ ہوگا تو وہ مقصد حاصل ہوگا جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ روزے دار تقویٰ حاصل کرنے والا ہوگا۔

عبادات کا مجموعہ: پس یہ رمضان تبھی ہمیں فائدہ دے سکتا ہے جب ہم اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنے والے ہوں گے اور یہ مقصد اتنا بڑا ہے کہ اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ اپنے روزے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اپنی دوسری عبادتوں کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ ان سب کی مشترکہ ادائیگی کا نام ہی تقویٰ ہے۔ رمضان دراصل تمام عبادات کا مجموعہ ہے۔

پس فرمایا کہ روزے تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں اُن پر بھی فرض تھے، تمہارے لئے خاص نہیں ہیں۔ لیکن دینی لحاظ سے پہلی قوموں کی حالت بگڑتی رہی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی روح کو بھول گئے اور اُن سے صرف دکھاوا ہی رہ گیا۔ مسلمانوں کو اس مثال میں ایک سبق یہ بھی دیا گیا ہے کہ وہ مسلمان جو روزے کی روح کو سمجھنے اور تبتّل اِلی اللہ کی طرف بڑھنے، روزوں میں حمد و ذکر کی طرف توجہ دینے، اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے کی بجائے صرف اپنے روزے رکھنے پر ہی فخر کرتے ہیں، اُن کے روزے ویسے ہی روزے رہ جائیں گے جیسے پہلوں کے تھے۔ اگر تقویٰ مدّ نظر نہیں تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو پہلے دینوں کے ماننے والوں کا ہوا تھا۔ بعض نام نہاد بزرگ فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتے ہیں تو اُس کا بھی اظہار کر دیتے ہیں حالانکہ نفل عموماً چھپی ہوئی عبادت ہے۔ ایسے لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ذکر فرمایا ہے کہ مہمان آ جائے تو کھانا منگوا کر کہیں گے کہ آپ کھائیں مجھے کچھ عذر ہے۔ یا کھانے کے وقت کسی کے ہاں پہنچ جائیں گے جب میزبان خاطر مدارت کرنے لگے تو کہتے ہیں کہ نہیں نہیں، میں کچھ کھا پی نہیں سکتا، کچھ مجبوری ہے۔ یعنی چھپے ہوئے الفاظ میں اپنے روزے کا بتانا مقصود ہوتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 418-419)

اور پھر خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے تو میں ایسے روزہ دار کی جزا بن جاتا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب التوحید باب ذکر النبی ﷺ وروایۃ حدیث نمبر 7538)

یعنی روزہ دار کی جزا، ایسے روزہ دار کی جزا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے

128 واں جلسہ سالانہ قادیان۔2023ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 29، 30 اور 31 دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

حصول کے لئے روزہ رکھے، اُس کا اجر صرف خدا تعالیٰ کو ہی پتہ ہے کہ کیا دینا ہے۔ یعنی بے شمار۔ پھر اللہ تعالیٰ تو ایسا دیالو ہے جب دیتا ہے تو بیشمار دیتا ہے۔

پس یہ وہ روزے ہیں جو ہم میں سے ہر ایک کو رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے، نہ کہ وہ روزے جن کا مقصد رمضان کی ایک رَو، رمضان میں جو ایکا چلی ہوتی ہے جو تمام لوگ روزے رکھ رہے ہوتے ہیں، سحری کے لئے اُٹھ رہے ہوتے ہیں۔ اس رَو میں بہتے ہوئے روزے رکھے جائیں۔ صرف صبح سے شام تک بھوکا رہنا روزے کا مقصد نہ ہو بلکہ تقویٰ کی تلاش ہو۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو۔ وہ روزہ ہو جو ڈھال بن جائے۔ وہ روزہ ہو جو ہر شر سے بچانے والا اور ہر خیر کے راستے کھولنے والا ہو۔ وہ روزہ ہو جو صرف دن کا فاقہ نہ ہو بلکہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ راتوں کو نوافل سے سجا ہوا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی راتوں کے نوافل کو بڑی اہمیت دی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب تطوع قیام رمضان من الایمان حدیث نمبر 37)

دینی و دنیاوی شر سے بچنے کا ذریعہ: پھر روزہ صرف دینی شرور سے بچنے کیلئے اور خیر کے راستے کھولنے والا نہیں ہے بلکہ دنیاوی شر سے بچانے والا اور خیر کے راستے کھولنے والا بھی ہے۔ مثلاً ایک خیر جس کو اب ڈاکٹر بھی تسلیم کرتے ہیں، سائنسدانوں کے ایک طبقہ نے بھی ماننا شروع کر دیا ہے کہ سال میں ایک مہینے کا جو کھانے پینے کا کنٹرول ہے وہ انسانی صحت کے لئے مفید ہے۔ تو یہ خیر ہے، ایک بھلائی ہے جو اس روزے سے انسانی جسم کو حاصل ہوتی ہے۔ پس نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو جسمانی فائدہ بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں۔ پھر روزہ جو تقویٰ کے حصول کے لئے رکھا جائے، وہ رمضان جس میں سے تقویٰ کے حصول کے لئے گزرا جائے، معاشرے کی خوبصورتی کا باعث بھی بنتا ہے۔ ایک دوسرے کیلئے قربانی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور یہ ہونی ضروری ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہمارے سامنے ہے اور اُس سے ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ آپ رمضان کے مہینے میں صدقہ وخیرات تیز آندھی کی طرح فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب نمبر 5 حدیث نمبر 6)

پس ایک مومن کا بھی فرض ہے کہ اس سنت پر عمل کرے۔ یقیناً یہ معاشرے میں بے چینیوں کو دور کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ایک مومن کے دل میں دوسرے مومن کے لئے، اپنے کمزور اور ضرورتمند بھائی کے لئے نرمی کے اور پیار کے جذبات پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ایک غریب مومن کے دل میں اپنے مالی لحاظ سے بہتر بھائی کے لئے جو روزے کا حق ادا کرتے ہوئے اُس کا بھی حق ادا کر رہا ہے، شکرگزاری اور پیار کے جذبات پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

پھر روزہ جو تقویٰ کے حصول کے لئے ہو، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اُس میں مشقت کی عادت بھی پیدا ہوتی ہے۔ سحری اور افطاری میں کم خوری اس لئے نہیں ہوتی کہ دوسروں پر اظہار ہو، بلکہ اس لئے ہوتی ہے کہ جسمانی روٹی کم کر کے تزکیہ نفس کی طرف زیادہ توجہ ہو۔

پس وہ لوگ جو اس وہم میں ہیں کہ ہم کم کھا کے کمزور نہ ہو جائیں، سحری اور افطاری میں ضرورت سے زیادہ پُرخوری کرتے ہیں، اُن کے لئے بھی سبق ہے کہ اپنی خوراک کو کنٹرول کرو۔

جذبات پر کنٹرول: آنحضرتؐ نے غیر ضروری مواقع پر جہاں فتنہ و فساد کا خطرہ ہو، رنجشوں کے بڑھنے کا خطرہ ہو، روزے دار کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم ''اِنِّیْ صَائِمٌ'' کہ میں روزہ دار ہوں، کہا کرو۔ اس میں تقویٰ کے راستوں کی طرف نشاندہی فرمائی ہے کہ روزے کا حق ادا کرنے کے لئے تقویٰ کے حصول کے لئے اپنے جذبات پر کنٹرول بھی ضروری ہے۔ تم نے اپنے آپ کو جھگڑوں سے بھی بچانا ہے کہ روزے کا مقصد پورا ہو۔ تم نے اپنے آپ کو غیبت سے بھی بچانا ہے کہ روزے کا مقصد پورا ہو۔ تم نے اپنے آپ کو جھوٹ اور غلط بیانی سے بھی بچانا ہے کہ روزے کا مقصد پورا ہو۔

پس روزے دار کے لئے زبان کے غلط استعمال سے رُکنا بھی ضروری ہے۔ ایک مہینہ کی زبان کو قابو میں رکھنے اور غلط استعمال سے

روکنے کی یہ عادت جو تقویٰ کے حصول کے لئے ضروری ہے، پھر آئندہ زندگی میں بھی بہت سے گناہوں اور غلطیوں سے بچانے کا باعث بنتی ہے۔ایک مہینہ کی عادت سے مستقل مزاجی سے ایک مہینہ تک برائیوں سے پرہیز کرنے کی عادت پڑتی ہے۔تقویٰ پر چلنے کی مستقل عادت پڑ جاتی ہے۔تقویٰ کی تلاش کی عادت پڑ جاتی ہے اور یہ عادت ہی اصل میں روزہ اور رمضان کا مقصد ہے۔ ورنہ صرف سال میں ایک مہینہ نیکیوں کے عمل اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی کوشش اور گیارہ مہینے اپنی مرضی، دنیا کا اثر، برائیوں میں ملوث ہونا تو کوئی مقصد پورا نہیں کرتا۔

جائزہ: پس اس مہینے میں ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے ہوئے روزے اور رمضان کی روح کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔حلال اور جائز چیزوں کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چھوڑنے کا جو تجربہ حاصل ہوگا اُسے اپنے اندر عمومی، اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اپنے غریب بھائیوں کی مدد کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اُسے مستقل زندگی کا حصہ بنانے کی طرف توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ پس روزوں میں، رمضان کے مہینے میں عبادات اور قربانی کا جو خاص ماحول پیدا ہوتا ہے اُسے مستقل اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم متقیوں کے گروہ میں شامل ہونے والوں کی طرف بڑھنے والے ہوں۔ اس رمضان میں ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ رمضان میں خدا تعالیٰ جنت کے دروزے کھول دیتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کردیتا ہے۔(بخاری کتاب الصوم: حدیث نمبر 1899)

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اس مہینہ میں عبادتوں، تزکیہ نفس اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ذریعہ جنت کے ان دروازوں میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ یا جنت کے ان دروازوں سے جنت میں داخل ہونے کی کوشش کریں جو پھر ہمیشہ کھلیں رہیں۔اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرتے ہوئے جھکیں اور اُن خوش قسمتوں میں شامل ہو جائیں جن کی توبہ قبول کر کے اللہ تعالیٰ کو اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی ایک ماں کو اپنا گمشدہ بچہ ملنے سے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اُس پیار کو حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کو اس رمضان میں وہ خوشی پہنچانے والے ہوں جو گمشدہ بچہ کے ماں کو مل جانے سے زیادہ ہے۔لیکن جیسا کہ اس کا پہلے بار بار ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ خوشی پہنچانے کے لئے ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے ان عبادتوں جن میں فرائض بھی ہیں اور نوافل بھی، ان کے معیاروں کو بلند کرنا ہوگا۔اپنے روزوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے یہ سب کچھ اس رمضان میں ہمیں حاصل کرنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

آنکھ کے پانی سے طغیانیاں پیدا کردو:

”پس اے مسیح محمدی کے غلامو! آپ کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! اے وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے راستے دکھائے ہیں۔اے وہ لوگو! جو اس وقت دنیا کے کئی ممالک میں قوم کے ظلم کی وجہ سے مظلومیت کے دن گزار رہے ہو، اور مظلوم کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بہت سنتا ہوں، تمہیں خدا تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اس رمضان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اور ان تمام باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزار دو......، خدا تعالیٰ کے حضور اپنے سجدوں اور دعاؤں سے نئے راستے متعین کرنے والا رمضان بنا دو۔اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا رمضان بنا دو۔اپنی آنکھ کے پانی سے وہ طغیانیاں پیدا کر دو جو دشمن کو اپنے تمام حربوں سمیت خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں۔اپنی دعاؤں میں وہ ارتعاش پیدا کرو جو خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی چلی جائے کیونکہ مسیح محمدی کی کامیابی کا راز صرف اور صرف دعاؤں میں ہے۔

خدا تعالیٰ جو ان دنوں میں ساتویں آسمان سے نیچے اترا ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنی آغوش میں لے لے اور اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ہم اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے ہوئے دیکھ لیں۔اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ آمین

(خطبہ جمعہ 5/ستمبر 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں۔

’’ہماری جماعت کو چاہیے کہ وہ اس بات کو خوب سمجھ لے کہ شریعت خدا کی رحمت ہے۔ اس کے احکام کو ٹلانے کے لیے بہانے تلاش کرنا جائز نہیں۔ گرمی کی شدت کے باعث جو روزہ چھوڑتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ جہنم کی آگ کی گرمی اس سے بہت زیادہ تیز ہے۔ جب لوگوں نے نبی کریمؐ کے وقت میں جہاد سے بچنے کے لیے گرمی کا بہانہ تلاش کیا تو خدا نے فرمایا کہ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (التوبہ: 81) یہ گرمیاں اتنی گرم نہیں۔ جتنی نار جہنم تیز گرم ہے۔ یہ دنیا کی گرمیاں اس کے مقابلہ میں کچھ چیز نہیں۔‘‘ (خطبات محمود جلد: 6 صفحہ: 460)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

’’رمضان المبارک میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کن نیکیوں سے محروم رہ گئے ہیں۔ چند دِن کی بھوک انہوں نے برداشت نہیں کی، چند دِن کی پابندیاں انہوں نے برداشت نہیں کیں اور بہت ہی بڑی نعمتوں سے محروم رہ گئے۔‘‘ (خطبات طاہر جلد 7 صفحہ 258)

حضرت عائشہؓ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے نبی اگر مجھے لیلۃ القدر میسر آ جائے تو میں کیا دعا مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا لیلۃ القدر نصیب ہونے پر یہ دعا کرنا کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ یعنی اے اللہ تو بہت زیادہ درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھ سے درگزر فرما۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند الانصار)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ کے متعدد صحابہ کرام کو رؤیا میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ’’میں دیکھتا ہوں تمہاری خوابوں میں رمضان کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر کے ہونے میں موافقت پائی جاتی ہے۔ یعنی ان سب میں تقریباً یہی بات نظر آ رہی ہے پس تم میں سے جو بھی اس کو تلاش کرنا چاہے وہ اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔‘‘ (بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر۔ باب فضل لیلۃ القدر)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس رمضان میں ہمیں اپنے اندر حقیقی تقویٰ پیدا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔ ☆......☆......☆

100 سال قبل اپریل 1923ء

❁ قرآن کریم کو چھوڑنے کی سزا:

20 ؍اپریل 1923ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ’’یہ مہینہ جو چل رہا ہے۔ رمضان کا مہینہ ہے.... اس مہینہ میں قرآن کریم اترنا شروع ہوا... یہ مہینہ دنیا کی آزادی کیلئے نشان ہے.. یہ خوشی کا مہینہ ہے۔ برکتوں کا مہینہ ہے... یقیناً سمجھو کہ کوئی راحت یقین سے زیادہ نہیں۔ اور بے اطمینانی سے زیادہ کوئی لعنت نہیں... جب لوگوں نے قرآن کریم چھوڑ دیا۔ اس سے الگ ہو گئے۔ ان سے اطمینان بھی چھن گیا۔‘‘

(الفضل: 30؍اپریل 1923ء صفحہ: 9)

❁ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تشریف آوری:

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے 23 ؍اپریل 1923ء کی شام کو علاقہ ارتداد سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

❁ قادیان کی مساجد میں نماز تراویح:

امسال (1923ء) دارالامان میں قرآن کریم تراویح میں ذیل کے احباب سنائے ہیں۔ (1) حافظ محمد ابراہیم صاحب مسجد مبارک میں (2) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں (3) حافظ سلیم احمد خان صاحب مسجد نور میں (4) حافظ فیض اللہ صاحب پسر میاں محمد عبداللہ صاحب جلد ساز مسجد فضل میں۔

(الفضل: 26؍اپریل 1923ء صفحہ: 1)

❁ قادیان میں درس القرآن:

19 ؍اپریل 1923ء کو پہلا روزہ ہوا۔ جناب حافظ روشن علی صاحب روزانہ مسجد اقصیٰ میں ایک سیپارہ کا ظہر اور عصر کے درمیان درس دیتے ہیں۔ (الفضل: 23؍اپریل 1923ء صفحہ: 1)

❁ جناب میر محمد اسحٰق صاحب:

جناب میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل مبلغین کو بائبل کے متعلق مفید نوٹ لکھواتے رہتے ہیں۔ (الفضل: 19؍اپریل 1923ء صفحہ: 1)

(1) تلاوتِ قرآنِ کریم کی اہمیت

برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات مجلس انصاراللہ بھارت 2023ء

(سید طفیل احمد شہباز، قائد اشاعت مجلس انصاراللہ بھارت)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ (بنی اسرائیل:79)
یعنی سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کے چھا جانے تک نماز قائم کرو اور فجر کے وقت کی تلاوت کو اہمیت دو۔ یقیناً فجر کے وقت قرآن پڑھنا (اللہ کے حضور میں) ایک مقبول عمل ہے۔

قرآں کتابِ رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں

وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ وہ اسے بار بار پڑھتے ہیں۔ اس کی تعلیمات پر غور و فکر کرتے ہیں۔ اس سے رہنمائی اور نور حاصل کرتے ہیں۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اِس میں مہیا نکلا

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ پوری توجہ اور شرائط کو مدّنظر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے ہیں اور تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔ فرماتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ۔ (البقرة:122) یعنی وہ لوگ جن کو ہم نے یہ کتاب (قرآن کریم) دی ہے وہ اس کی اِس طرح تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس پر حقیقی ایمان رکھتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ محض قرآن پڑھنے سے تلاوت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان اِس کو غور اور تدبّر سے پڑھے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرے۔ یہ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآنی کو مدّنظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جاوے۔ قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔'' (ملفوظات جلد اوّل ص429)

تلاوت قرآن کریم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔ یعنی رسول کریمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کی کتاب قرآن کریم سے ایک حرف بھی پڑھتا ہے تو اسے اِس کے بدلہ میں ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر قرار پاتی ہے۔

گھروں میں باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا: ''اپنے گھروں میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کریم کیا کرو۔ یقیناً وہ گھر جس میں قرآن نہ پڑھا جاتا ہو وہاں خیر کم ہوجاتی ہے اور وہاں شرّ زیادہ ہوجاتا ہے اور وہ گھر اپنے رہنے والوں کے لئے تنگ پڑ جاتا ہے۔'' (کنزالعمال: حدیث نمبر 41496)

قرآن کریم کی تلاوت دن اور رات کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ تاہم نماز میں قرآن کریم کا زیادہ پڑھنا اور فجر کے وقت کی تلاوت تو مقبول عمل قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: ''اے اہلِ قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو۔ اس کی تلاوت رات کے وقت اور دن کو اس طرح کیا کرو جیسے تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اس کو پھیلاؤ اور اسے خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ اس پر غور کرو تا کہ تم فلاح پاؤ'' (مشکاۃ المصابیح کتاب الفضائل)

جہاں تک ممکن ہو خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ ترجمہ: اور قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ حضرت براء بن عاذبؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ ترجمہ: تم اپنی آوازوں سے قرآن کریم کو زینت دو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: اُس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔

ایک اور حدیث میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ اپنی عُمدہ آوازوں کے ساتھ قرآن مجید کو پڑھا کرو کیونکہ اچھی اور عمدہ آواز قرآن کریم کو حُسن میں بڑھا دیتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے'' (ملفوظات جلد سوم ص 162)

حضرت اُمّ سلمہؓ سے جب آنحضرتؐ کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: آنحضورؐ کی تلاوت بالکل واضح ہوتی تھی۔ ہر حرف جُدا ہوتا تھا۔ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھ کر ٹھہر جاتے تھے پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر ٹھہر جاتے۔

حضرت مصلح موعودؓ تلاوتِ قرآن کریم کا طریق اس طرح بیان فرماتے ہیں۔''انسان روزانہ پڑھنے کے لئے قرآن کریم کا ایک حصہ مقرر کر لے کہ اتنا حصہ روز پڑھا کروں گا۔ اس کو روزانہ پڑھا جائے اور اس کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کی جاوے۔''

رسول کریمؐ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ عبادت پسند ہے جس پر انسان دوام اختیار کرے اور ناغہ نہ ہونے دے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے، جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ تمام قسم کی بھلائیاں اس میں جمع کر دی گئی ہیں۔ گویا یہ انسانی فلاح اور نجات کا سرچشمہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا کا کلام سمجھ کر پڑھو۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ: 191)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آجائے کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔'' (خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2004ء)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(2) حضرت مسیح موعودؑ کا اندازِ تربیت

(سید طفیل احمد شہباز، قائد اشاعت مجلس انصار اللہ بھارت)

خدا تعالیٰ کے مامورین اور انبیاء علیہم السلام اس لئے دنیا میں آتے ہیں کہ لوگ ان کو قبول کریں اور اپنی زندگیوں کو ان کی لائی ہوئی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کی تربیت کیلئے بہت واضح، اہم اور بنیادی ہدایات سے نوازا ہے اور خود ان پر عمل کر کے ہمارے لئے نمونہ پیش کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''میں لوگوں کی خواہش اولاد پر تعجب کیا کرتا ہوں۔ کون جانتا ہے اولاد کیسی ہوگی۔ اگر صالح ہو تو انسان کو دنیا میں کچھ فائدہ دے سکتی ہے اور پھر مستجاب الدعوات ہو تو عاقبت میں بھی فائدہ دے سکتی ہے۔ اکثر لوگ تو سوچتے ہی نہیں کہ ان کو اولاد کی خواہش کیوں ہے اور جو سوچتے ہیں وہ اپنی خواہش کو یہاں تک محدود رکھتے ہیں کہ ہمارے مال و دولت کا وارث ہو اور دنیا میں بڑا آدمی بن جائے۔ اولاد کی خواہش صرف اس نیت سے درست ہو سکتی ہے کہ کوئی ولد صالح پیدا ہو جو بندگانِ خدا میں سے ہو۔ لیکن جو لوگ آپ ہی دنیا میں غرق ہوں وہ ایسی نیت کہاں سے پیدا کر سکتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ خدا سے فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 295)

والدین اس بات کی بہت خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے بچے بہت امیر ہوں۔ بڑے بڑے دنیاوی عہدوں پر پہنچیں لیکن حضورؑ اپنے بچوں کے لئے کیا خواہش رکھتے تھے؟ فرماتے ہیں: ''مجھے اپنی اولاد کے متعلق کبھی خواہش نہیں ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیا دار بنیں اور اعلیٰ عہدوں پر پہنچ کر مامور ہوں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

چنانچہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں نے تحصیلداری کا امتحان 1884ء میں دیا تھا۔ اس وقت میں نے والد صاحب کو دعا کے لئے ایک رقعہ لکھا تو انہوں نے رقعہ پھینک دیا اور فرمایا ''ہمیشہ دنیاداری ہی کے طالب ہوتے ہیں'' جو آدمی رقعہ لے کر گیا تھا اس نے آکر مجھے یہ واقعہ بتایا۔ اس کے بعد والد صاحب نے ایک

شخص سے ذکر کیا کہ ہم نے تو سلطان احمد کا رقعہ پھینک دیا تھا کہ ایک دنیوی غرض اپنے مالک کے سامنے کیا پیش کروں (لیکن) الہام ہوا ''پاس ہو جاوے گا''۔ مرزا سلطان احمد صاحب کہتے ہیں چنانچہ میں امتحان میں پاس ہو گیا۔ (سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 208)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت کا انداز نہایت دلکش تھا۔ انتہائی پیار بھری زبان میں ایک بار منع فرمایا اور پھر عمر بھر اس بات سے طبیعت بیزار ہو گئی۔ غلطی پر شرمندہ نہ کرتے بلکہ اس طرح بات کرتے ہیں کہ کان تک بات پہنچ جائے اور اصلاح بھی ہو جاتی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں ایک دفعہ حضورؑ کی طبیعت ناساز تھی اور حضور بستر پر بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے دوسرے دن میں نے بھی بستر پر بیٹھ کر نماز پڑھی اسی دوران آپ نے مجھے دیکھا تو ہنس پڑے اور فرمایا بچہ ہے اس نے مجھے بستر پر نماز پڑھتے دیکھا ہے لیکن اس کو یہ علم نہیں ہو سکا کہ ایسا تو بیماری کی حالت میں مَیں نے کیا تھا اس طرح میرے کان سے بات گزار دی۔ حضور کا انداز تربیت لاریب تھا لیکن اپنے اولاد کے حق میں کی جانے والی آپ کی دعائیں آپ کے انداز تربیت کا معراج تھیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

''اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت ان کی عمدہ اور نیک بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی صحیح فکر کریں نہ کبھی دعا کرتے ہیں نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا'' (ملفوظات جلد 2 ص 372)

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو بدنی سزا دینے کے بہت مخالف تھے اور جس استاد کے متعلق یہ شکایت آپ کو پہنچتی تھی کہ وہ بچوں کو مارتا ہے۔ اس پر بہت ناراض ہوتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو استاد بچوں کو مار کر تعلیم دینا چاہتا ہے۔ یہ دراصل اس کی اپنی نالائقی ہوتی ہے۔ اور فرماتے تھے دانا اور عقلمند استاد جو کام حکمت سے لے لیتا ہے وہ کام نالائق اور جاہل استاد مارنے سے لینا چاہتا ہے۔ (سیرت المہدی روایت نمبر 545)

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں ایک اہم امر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا کہ لڑکے جب جوان ہو جائیں تو ان کی رہائش کے لئے الگ کمرہ ہونا چاہئے۔ (ملخص سیرت المہدی روایت نمبر 545)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت میاں صاحب باہر سے کھیلتے کھیلتے آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جیب میں دو یا ایک چھوٹے چھوٹے پتھر ڈال دئے۔ پھر حضورؑ جب اندر تشریف لائے تو اماں جان سے کہا کہ میرے کوٹ سے قلم نکال لاؤ یا کسی کا خط منگایا۔ یاد نہیں۔ تو اماں جان نے جیب میں کنکر دیکھ کر پوچھا تو آپ نے کہا کہ ان کو جیب میں ہی رہنے دو یہ میاں محمود کی امانت ہے اور اماں جان نے جیب میں ہی رہنے دئے۔'' (سیرت المہدی روایت نمبر 1581)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اس کا حصہ بننے کے لئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنا ہے اور اپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے۔ جو ہمارے مقاصد ہیں ان کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں۔ ان کی تربیت بھی کرنی ہے کہ معاشرے کے ان سب گندوں اور غلاظتوں کے باوجود ہم نے شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دینا۔ اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔'' (خطبہ جمعہ 14 جولائی 2017ء)

آیئے آج ہم عہد کریں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے تربیت کے اصولوں پر عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Sk.AbdulRahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

(3) تنظیم مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض وغایت

(شیخ محمد زکریا، قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ بھارت)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ (الصّف:15)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ

اِسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پے مرضی خدا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اِس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

قابلِ احترام صدر اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ''تنظیم مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض وغایت''۔

جماعت احمدیہ میں ذیلی تنظیموں کا قیام سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد ذہانت وفطانت اور علمی و انتظامی صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔ آپؓ نے افراد جماعت کے مردوزن و بچوں کو اپنی عمر کے لحاظ سے ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے ان کی روحانی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور جسمانی ترقی کے سامان منظم صورت میں پیدا فرما دیئے۔ آپ نے 26 جولائی 1940ء کو مجلس انصاراللہ کے قیام کا اعلان فرمایا اور اس کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان مجالس کا قیام مَیں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرعہ آپ نے لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپؑ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہوجائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا۔ اگر کوئی قوم تقویٰ پر قائم ہوجائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی...... پس مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لیے پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ، ملائکہ، قیامت، رسولوں اور ان شاندار عظیم الشان نتائج پر جو آئندہ نکلنے والے ہیں، ایمان پیدا کرنا چاہیے۔ انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو۔ اس صورت میں انسان سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے یہ بھی اگر چلا گیا تو پھر کچھ نہ رہے گا اور اس لیے وہ قربانی کرنے سے ڈرتا ہے۔'' (الفضل 26/اکتوبر 1960ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لیے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی'' (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

* * * پروپرائٹر حمید احمد غوری * * *

فرید انجینیئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

ہو جاؤ۔تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جاوے۔‘‘ (الفضل 21،25/مارچ 1957ء)

نیز فرمایا:’’مَیں سمجھتا ہوں اگر عوام او ر حکام دونوں اپنے اپنے فرائض کو سمجھیں تو جماعتی ترقی کے لیے خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک نہایت ہی مفید اور خوش کن لائحہ عمل ہوگا۔اگر ایک طرف نظارتیں جو نظام کی قائم مقام ہیں عوام کو بیدار کرتی رہیں اور دوسری طرف خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ جو عوام کے قائم مقام ہیں، نظام کو بیدار کرتے رہیں...جب بھی ایک غافل ہوگا دوسرا اسے جگانے کے لیے تیار ہوگا۔جب بھی ایک سُست ہوگا دوسرا اسے ہوشیار کرنے کے لیے آگے نکل آئے گا۔‘‘ (الفضل 17/نومبر 1943ء)

انصار کی تین اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری پنجوقتہ نمازوں کا قیام ہے۔خود بھی پنجوقتہ نمازوں پر قائم ہوں اور اپنی بیویوں اور اولادوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔پانچوں نمازیں وقت پر ادا کریں اور انہیں ہرگز ضائع نہ کریں۔دوسری اہم ذمہ داری انصار اللہ کی یہ ہے کہ وہ خود بھی قرآن کریم سیکھیں اور اپنی اولادوں کو بھی سکھائیں۔اور پھر ہر گھر میں تلاوت قرآن کا اہتمام اور التزام ہو۔اگر آپ خود روزانہ اس کی تلاوت کریں گے تو آپ کے بچے اس سے نیک اثر لیتے ہوئے تلاوت کے عادی بن جائیں گے۔اس لیے کوشش کریں کہ فجر کے بعد اس کا التزام ہو۔تیسری ذمہ داری جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بچوں کی تربیت ہے۔یہ بھی انصار اللہ کا کام ہے کہ وہ احمدی بچوں کی تربیت کی فکر کریں۔اس لیے آپ کو اپنا عملی نمونہ پیش کرنا ہوگا۔نمازوں پر قائم ہونا پڑے گا۔پس اگر آپ نے اپنے بچوں کو احمدیت، حقیقی اسلام پر قائم رکھنا ہے تو ان کے دلوں میں خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کی محبت اور احترام پیدا کریں اور یہ تبھی ہوگا جب یہ محبت اور احترام آپ کے دلوں اور آپ کے عملی نمونہ سے پھوٹ رہا ہوگا۔‘‘

(ماہنامہ الناصر جرمنی اگست۔ستمبر 2007ء)

نیز فرمایا۔’’پس انصار اللہ کا فرض بنتا ہے اور میں بار بار کہتا ہوں کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں، اپنے لیے، اپنی اولادوں کے لیے، اپنے معاشرہ کے لیے، دکھی انسانیت کے لیے، غلبۂ اسلام کے لیے ایک تڑپ سے دعا مانگیں۔آخرت کی فکر اپنے دلوں میں پیدا کریں جب آخرت کی فکر زیادہ ہوگی تو معاشرہ کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ زیادہ ہوگی، قرآن کریم کے پڑھنے، پڑھانے کی طرف بھی توجہ کریں۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 31/دسمبر 2004ء)

نیز فرمایا:

’’گناہ سے بچنے کے لیے جہاں دعائیں کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلے کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔صرف دعا سے گناہ سے نہیں بچا جاتا تدبیریں بھی ضروری ہیں اور عام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو...آج کل دنیا جس تیزی سے خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے اس کی اصلاح صرف اور صرف حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت ہی کر سکتی ہے جن کو اس کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے دنیا میں ہر جگہ وہی لوگ ہوں گے پھر جو دین کا علم اور جھنڈا اٹھانے والے ہوں گے حقیقی انصار اللہ ہوں گے۔‘‘

(خطاب فرمودہ 30 ستمبر 2018ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل یکم فروری 2019ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مجلس انصار اللہ کی اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

پرحکمت قول

لوگ گرویدہ کیسے ہوں گے؟

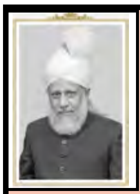

عاجزی اور انکساری ایک ایسا خُلق ہے جب کسی انسان میں پیدا ہو جائے تو اس کے ماحول میں اور اس سے تعلق رکھنے والوں میں باوجود مذہبی اختلاف کے جس شخص میں یہ خلق ہو اس پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہیں ملتا بلکہ اس خُلق کی وجہ سے لوگ اس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، اس سے تعلق رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 2/جنوری 2004ء)

(4) تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں

(شیخ محمد زکریا، قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ بھارت)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا :(التحریم: 7) یعنی اےلوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔

قابلِ احترام صدر اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ’’تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں‘‘۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہدایت دی ہے کہ اپنی اصلاح کرتے رہو اور اپنی اولاد کی بھی نگرانی کرتے رہو۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی، ابواب البر والصلہ: حدیقۃ الصالحین ص 415)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دین دار بنانے کیلئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم ص 144)

ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم تربیت اولاد کی جانب خصوصی توجہ دیں۔ ورنہ ہم عنداللہ جوابدہ ہوں گے۔ کیونکہ اولاد کی تربیت ہی قوم کی ترقی اور عدم تربیت تنزل کا باعث ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ’’قوموں کی تباہی کا باعث ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ ترقی کیلئے تو کوشش کرتی ہیں مگر اس کو قائم رکھنے کیلئے کوشش نہیں کرتیں۔ اپنے تقویٰ کا خیال رکھتی ہیں مگر اولاد کے اخلاق کی طرف پوری توجہ نہیں کرتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا نیکی کا معیار گرنے لگتا ہے ... اور آخر قوم تباہی کے گڑھے میں گر جاتی ہے۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 42)

جماعت میں ذیلی تنظیموں کے قیام کی اولین غرض تربیت قرار دیا ہے اور تربیت اولاد ان میں منفرد ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں

’’انصاراللہ پر بڑی ذمہ داری اپنے نفوس کی اصلاح اور ماحول کی تربیت ہے۔ اگر انصاراللہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے ان وعدوں کو پورا کردے گا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت کی تربیت ہوتی رہے کیونکہ صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا لیکن اگر ہم آئندہ نسلوں کی تربیت نہ کر سکے تو پھر غیر تربیت یافتہ نسل، اسلام کی کامیابیوں کی وارث نہیں ہوسکتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو موعود سرزمین کی بشارت دی گئی تھی لیکن جب ماننے والوں نے ایسی قربانیاں پیش نہ کیں جن کا مطالبہ کیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو چالیس سال تک التواء میں ڈال دیا اور اس نسل کو اس سے محروم کر دیا گیا۔ اس کے بعد اگلی نسل کو وہ تربیت حاصل ہوئی جو اس کے لئے ضروری تھی تو اس دوسری نسل کے ذریعہ یہ وعدہ پورا ہوا۔ پس ہمیں آئندہ نسل کی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 18 ستمبر 1962ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ تمہارا اصل کام تربیت کا ہے اس کی طرف پوری توجہ دو تا کہ آنے والی نسلیں آنے والی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور نبھانے والی ہوں۔ (ضمیمہ سبیل الرشاد جلد 2 ص 61)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ان بچوں کی ایسی تربیت کرو کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ادراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے۔ (خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2014ء، الفضل 7 نومبر 2014)

’’تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad	City Hardware Store 89 Station Road Radhanagar Chrompet Chennai - 600044	Ph. 9003254723 email: ksaleemahmed.city@gmail.com

سامعین کرام! تربیت اولاد مجلس انصاراللہ کے عہد کی پاسداری کیلئے بھی لازمی ہے کیونکہ ہمارے عہد میں اولاد کو تربیت کی غرض سے ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنے کے الفاظ شامل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: آنحضرتؐ نے فرمایا:''کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اولاد کی تربیت سے لامتناہی سلسلہ صدقات کا شروع ہوجاتا ہے۔ایک صدقہ تم دووہ تو وہیں رک جائے گا مگر اولاد کی تربیت اچھی کروگے تو اولاد تمہارے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوگی۔(مشعل راہ جلد3 ص697)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

''اپنی اولاد کی تربیت کی فکر کریں اور ان پر معاشرے کے غلط رنگ کبھی نہ چڑھنے دیں۔انہیں تقویٰ کے رنگوں سے مزین کریں۔انہیں نمازوں کا عادی بنائیں۔روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ان کی نیکیوں اور دین کی خدمت کی باتیں آپ کیلئے فخر کا باعث ہونی چاہئیں۔اگر آپ متقی اور دیندار اولاد چھوڑ جائیں تو یہی وہ متاع ہے جو آخرت میں بھی آپ کے کام آئے گی۔اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور اپنی اصلاح اور اولاد کی نیک تربیت پر دھیان دیں۔'' (پیغام سالانہ اجتماع انصاراللہ جرمنی 2011ء)

نیز فرمایا''انصاراللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے۔اگر انصار اپنے بچوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو وہ ایک اہم مقصد کو حاصل کرنے والے ٹھہریں گے۔'' (سبیل الرشاد جلد چہارم ص155)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرنے اور اس کے انعامات کا وارث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

(5) آنحضرتؐ مربی اعظم

(ابراہیم سرور، مبلغ سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

قابلِ احترام صدر اجلاس اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے''آنحضرتؐ مربی اعظم''۔جس وقت دنیا تاریکی میں جاچکی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر1400 سال قبل اپنی سنت کے مطابق ایک رسول اور نبی مبعوث کیا اور اس مرتبہ صرف ایک قوم یا ایک وقت مقررہ کیلئے نہیں بلکہ تمام عالم کیلئے ایک عالمی نبی مبعوث کیا اور اسکے سلسلہ کو تا قیامت جاری رہنے کی بشارت دی۔قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دوشاخوں یعنی تبلیغ اور تربیت میں تقسیم ہے۔پہلے یَدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ (آل عمران:105) فرماکر بتایا کہ وہ تبلیغ کا کام سرانجام دیتے ہیں۔اور پھر یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ (التوبۃ:72) یں تربیت کو مدنظر رکھا۔تربیت ایک بہت بڑا امر ہے چونکہ تربیت یافتہ غیر تربیت یافتہ پر ہمیشہ غالب رہے ہیں جسکی ایک مثال ہمارے سامنے جنگ بدر ہے جس میں 313 تربیت یافتہ نے 1000 غیر تربیت یافتہ پر غلبہ حاصل کیا۔

ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ عرب کی ایسی ان پڑھ قوم میں مبعوث کئے گئے جو گمراہی میں اپنی مثال نہ رکھتی تھی۔آپؐ نے اپنے حسن اخلاق، محبت وشفقت اور دعاؤں سے ان بدّوؤں کی ایسے اعلیٰ درجے کی تربیت فرمائی اور ان کے دل وسینہ کو ایسا منوّر کیا کہ وہ آسمانِ روحانیت کے روشن ستارے بن گئے۔یہ کرامت دراصل نبی کریمؐ کے

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

حسنِ کردار اور پاکیزہ عملی نمونہ کی تھی کہ آپؐ کے صحابہ آپ کی تربیت پاکر قیامت تک کیلئے رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آسمانی لقب سے سرفراز ہوئے۔جس کی گواہی آنحضرتؐ نے ان الفاظ میں فرمائی کہ:

اَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ فَبِاَیِّہِمُ اقۡتَدَیۡتُمُ اہۡتَدَیۡتُمۡ۔(مشکوٰۃ)

رسول کریمؐ نے اپنی بعثت کا مقصد ہی یہ بیان فرمایا ہے: بُعِثۡتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الۡاَخۡلَاقِ کہ میں بہترین اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔بلاشبہ آپؐ نے مکارم اخلاق کے بہترین نمونے قائم کرنے کا حق ادا کر کے دکھا دیا اور ہر خُلق کو اُس کی معراج تک پہنچا دیا۔تبھی تو عرش کے خدا نے اس پر گواہی دی کہ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (القلم:5) رسول کریم علیہ وسلم نے قرآنی ارشاد کے تابع یہ نظام تربیت بھی جاری فرما رکھا تھا کہ مختلف علاقوں سے لوگ مرکز میں آکر اور آپ کی صحبت میں رہ کر دین کا گہرا فہم حاصل کریں اور واپس جاکر اپنی قوم کی تربیت کریں۔اصحاب صفّہ کا ایک گروہ ہمیشہ مسجد نبوی کے قرب میں رسول اللہؐ کے زیرِ تعلیم وتربیت رہتا تھا جن کے قیام و طعام کا مناسب بندوبست بھی آپؐ فرماتے تھے۔

بعض دفعہ نیکی کے رستہ سے شیطان حملہ آور ہوتا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر بھی گہری نظر ہوتی تھی اور موقع محل کے مطابق نیکی کی تحریک وتلقین فرماتے تھے۔اگر کسی نے بوڑھے والدین کی خدمت چھوڑ کر جہاد پر جانے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے روک دیا اور فرمایا ماں باپ کی خدمت ہی تمہارا جہاد ہے۔جہاں نماز میں کمزوری دیکھی وہاں سمجھایا کہ افضل عمل وقت پر نماز کی ادائیگی ہے۔جہاں نیکی میں ریاء یا تکلف کا شائبہ بھی محسوس کرتے اس سے منع فرمادیتے۔

حضورؐ کا یہ اسوہ حسنہ نظر آتا ہے کہ جو حکم دیتے اس پر سب سے پہلے خود عمل فرماتے،جو ارشاد فرماتے اس کی سب سے بڑھ کر تعمیل فرماتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدّد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے...یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جب کہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعًا ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بُت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے۔“

(لیکچر لاہور۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206)

مَیں اپنی تقریر کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس اقتباس پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں۔

”اپنے ماننے والوں کو با اخلاق اور باخدا بنانے کیلئے آپؐ نے... ہمیشہ اس حکم کو مدنظر رکھا کہ تیرا کام نصیحت کرنا ہے آرام سے نصیحت کرتا چلا جا۔ایک اعلیٰ معلم کا یہی نمونہ ہونا چاہیے...آج ہمارا بھی فرض ہے کہ جو اخلاق آپؐ نے ہمیں سکھلائے ان کو اختیار کریں اور دنیا کو بتائیں کہ یہ وہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو اس معلم اخلاق نے ہمیں سکھائے اور آج بھی حسین معاشرے کے قیام کے لیے ان کو اپنانا ضروری ہے۔پس اپنے نمونوں سے ہمیں ان کو دنیا کو دکھانا ہوگا۔اللہ توفیق دے۔“آمین

(خطبہ جمعہ 19 راگست 2005ء)

وَآخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ۝ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

Sk.AbdulRahim(SUNGRA)

Ghanimat Bibi - 9090900923

Pappu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

نظارت نشرو اشاعت قادیان سے شائع ہونے والی چند تازہ کتب کی تفصیل

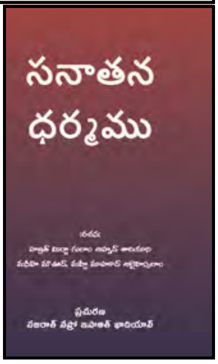

یہ تصنیف لطیف 8 مارچ 1903ء کو شائع ہوئی۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 19 کے صفحہ 465 تا 480 پر مشتمل ہے۔ یکم مارچ 1903ء کو پنڈت رام بھجدت صاحب پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے ''نسیم دعوت'' میں مسئلہ نیوگ کے متعلق پڑھ کر اپنی آخری تقریر میں حضرت اقدسؑ کا ذکر کر کے کہا کہ ''اگر وہ مجھ سے اس بارے میں گفتگو کرتے تو جو کچھ نیوگ کرانے کے فائدے ہیں مَیں سب اُن کے پاس بیان کرتا۔'' (رخ جلد 19 صفحہ 467) حضرت اقدسؑ نے نیوگ کے بارے میں ایک ذمہ دار آریہ سماجی لیڈر کی یہ رائے سُن کر مسئلہ نیوگ کے خلافِ غیرت اور خلافِ فطرت انسانی ہونے اور اس کی قباحتوں کا ذکر فرمایا اور ساتھ ہی سناتن دھرمیوں کی تعریف فرمائی کہ وہ نیوگ کے قابلِ شرم مسئلہ کو نہیں مانتے۔ وہ اسلام پر بے ہودہ اعتراض نہیں کرتے، وہ اکثر ملنسار ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس کتاب کو تیلوگو زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مطالعہ سے ہمیں کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ کل صفحات: 34

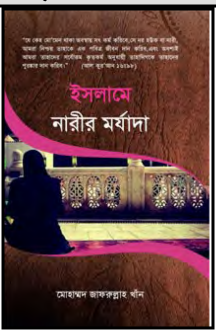

''شری کرشن جی مہاراج۔شری رام چندر جی مہاراج۔اور وید کے متعلق حضرت بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ارشادات'' کتاب کا یہ بنگلہ ترجمہ ہے۔ جو کہ نظارت نشرو اشاعت قادیان سے شائع ہوا ہے۔ کل صفحات: 26

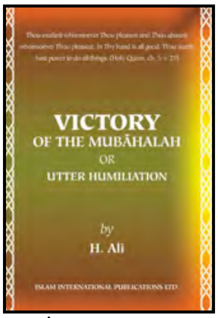

Victory of the Mubahalah or utter Humiliation

''فتح مباہلہ یا ذلتوں کی مار'' کا انگریزی ترجمہ ہے۔ مخالفین جماعت اپنی دوکانداری چمکانے کیلئے جھوٹ اور دھوکے کو بھی جائز اور مرغوب سمجھتے ہیں، جیسا کہ ایک معاند منظور چنیوٹی تھا، یہ شخص امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کے سامنے کھڑا ہوا، اور پھر وقت نے گواہی دی کہ یہ شخص نہ صرف جھوٹ کا عادی تھا، بلکہ اپنی مسلسل ناکامی اور نامرادی کے باعث بے حس ہو چکا تھا، جماعت احمدیہ کا تو اپنے امام ہمام کے زیر سایہ عالمگیر ترقیات کا سفر جاری و ساری رہا، اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز کے شائع کردہ اس مختصر کتابچہ میں تاریخی حقائق کے ساتھ مولوی منظور چنیوٹی کے مباہلہ کے حوالہ سے تاریخ محفوظ کی گئی ہے۔ کل صفحات: 22

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں'' (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

اسلام کی اھمیت وعظمت (9)

(از ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(مرسلہ: عبدالمومن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت)

اسلام کا پیدا کردہ روحانی انقلاب

”مجھے حیرت ہوتی ہے کہ پھر اسلام سے کیوں پر خاش رکھی جاتی ہے۔اسلام کا خدا کوئی مصنوعی خدا نہیں، بلکہ وہی قادر خدا ہے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور پھر رسالت کی طرف دیکھو کہ اصل غرض رسالت کی کیا ہوتی ہے؟ اوّل یہ کہ رسول ضرورت کے وقت پر آئے اور پھر اس ضرورت کو بوجہ احسن پورا کرے۔عرب اور دنیا کی حالت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آئے۔کسی سے پوشیدہ نہیں۔بالکل وحشی تھے۔کھانے پینے کے سوا کچھ نہیں جانتے تھے۔نہ حقوق العباد سے آشنا، نہ حقوق اللہ سے آگاہ۔ چنانچہ ایک جگہ خدا تعالیٰ نے ان کا نقشہ کھینچ کر بتلایا کہ یَاۡکُلُوۡنَ کَمَا تَاۡکُلُ الۡاَنۡعَامُ (محمد:13) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک کی تعلیم نے ایسا اثر کیا یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان:46) کی حالت ہوگئی۔یعنی اپنے رب کی یاد میں راتیں سجدے اور قیام میں گزار دیتے تھے۔اللہ! اللہ!! کس قدر فضیلت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سبب سے ایک بینظیر انقلاب اور عظیم الشان تبدیلی واقع ہوگئی۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کو میزانِ اعتدال پر قائم کر دیا اور مردار خور اور مردہ قوم کو ایک اعلیٰ درجہ کی زندہ اور پاکیزہ قوم بنا دیا۔دونوں ہی خوبیاں ہوتی ہیں۔عِلمی یا عملی۔عملی حالت کا تو یہ حال ہے کہ یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا (الفرقان:۶۵) اور علمی کا یہ حال ہے کہ اس قدر کثرت سے تصنیفات کا سلسلہ اور توسیع زبان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

دوسری طرف جب عیسائیوں کو دیکھتا ہوں، تو مجھے حیران ہی ہونا پڑتا ہے کہ حواریوں نے عیسائی ہو کر کیا ترقی کی۔یہوداہ اسکریوطی جو یسوع کا خزانچی تھا۔کبھی کبھی تغلب بھی کر لیا کرتا تھا اور تیس روپے لے کر استاد کو پکڑوانا تو اس کا ظاہر ہی ہے۔یسوع کی تھیلی میں دو ہزار روپیہ رہا کرتے تھے۔ایک طرف تو ان کا یہ حال ہے بالمقابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ حال کہ بوقت وفات پوچھا کہ کیا گھر میں کچھ ہے۔جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دینار ہے۔حضورؐ نے فرمایا کہ اس کو تقسیم کر دو۔کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اللہ کا رسول خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرے اور گھر میں کچھ دینار چھوڑ جاوے۔

مجھے تو حیران ہی ہونا پڑتا ہے کہ عیسائی لوگ فلسفہ فلسفہ پکارتے ہیں۔ان کی اِلٰہیات کی فلسفی خدا جانے کہاں گئی۔کفارہ ہی کو دیکھو۔ایک تصوری جانور کی طرح ہے۔کفارہ نے کیا بنایا۔علمی دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔تو بھی دیکھو کہ حواریوں کی نہ تو علمی اصلاح ہوئی اور نہ عملی۔علمی اصلاح کے لئے تو خود انجیل نے فیصلہ کر دیا کہ وہ موٹی عقل والے تھے اور کم فہم اور لالچی تھے اور عملی اصلاح کا خاکہ بھی انجیل ہی نے کھینچ کر دکھلا دیا کہ کوئی لعنتیں بھیجتا ہے اور کوئی تیس روپے پر پکڑ واتا ہے اور کیا کچھ گناہ کے آثار۔تاریکی اور ظلمت تو اس دنیا ہی میں شروع ہو جاتی ہے۔جیسے فرمایا مَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی (بنی اسرائیل:73) اب یسوع کے شاگردوں کو دیکھو کہ کیا ان کی حالت میں تبدیلی ہوئی۔گناہ کے دور ہونے سے تو ایک قسم کی بصیرت اور روشنی پیدا ہوتی ہے،مگر ان میں کہاں۔پھر کفارہ نے کیا بنایا۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 179 تا 180)

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
**”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“**
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

اخبارِ مجالس

تربیتی دورہ صوبہ پنجاب

مورخہ 16 ؍مارچ بروز جمعرات بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ زیرہ میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔اس اجلاس میں 13 انصار نے شرکت کی۔مکرم عبدالمومن صاحب راشد اور خاکسار نے تربیتی امور پر انصارارا کین کوتوجہ دلائی۔اس اجلاس کے اختتام پر مکرم مکھن دین صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع موگا، فیروز پوراور مکرم داؤداحمد ڈار صاحب انچارج ضلع زیرہ اوربعض انصار کے ساتھ میٹنگ کی گئی اور ضلع سے رپورٹس کے سلسلہ کودرست کرنے کے بارہ میں تبادلہ خیال کیا گیا۔

مورخہ 17 ؍مارچ کومجلس انصاراللہ چترہ،مہروں اور چڑک کا دورہ کرکے انصار سے ملاقات کی گئی اوران کے مسائل کوسنا گیا۔خطبہ جمعہ مجلس انصاراللہ چڑک میں مکرم عبدالمومن راشد صاحب نے پڑھایا۔ بعد نماز جمعہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔اس میں خاکسار نے انصار کو پنجابی زبان میں بعض نصائح کیں اوران کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔اس موقع پرغیر مسلم سکھوں نے بھی شرکت کی۔

رات بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ راماں منڈی میں ایک تربیتی اجلاس کا آغاز ہوا۔مکرم عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر اور خاکسار نے سامعین سے خطاب کیا۔اس موقعہ پر انصار کے ساتھ خدام،اطفال اور لجنہ بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شریک ہوئیں۔

تربیتی کیمپ ضلع مانسہ بمقام بریٹہ

مورخہ 18 ؍مارچ بروز ہفتہ ضلع مانسہ کا ایک روزہ تربیتی کیمپ مسجد احمدیہ بریٹہ میں منعقد ہوا۔ضلع بھر کی سات مجالس سے 35 انصار نے اس میں شرکت کی۔اس کیمپ کے دوسیشن رکھے گئے تھے۔

پہلے سیشن کا آغاز صبح 11 بجے ہوا۔ یہ کیمپ مکرم عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر کے زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن پاک، عہد انصاراللہ کے بعد مکرم ستپال احمد صاحب ناظم انصاراللہ ضلع مانسہ نے تعارفی تقریر کی۔ بعدۂ خاکسار طاہر احمد چیمہ قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت نے پنجابی میں تقریر کی اور مجلس انصاراللہ کے قیام کے اغراض اور انصاراللہ کی ذمہ داریوں کے بارے میں انصار اراکین کو مطلع کیا۔اس کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب انچارج ضلع مانسہ نے خالص پنجابی زبان میں جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض جماعتی نظام اورانصاراللہ کے بارہ میں ابتدائی معلومات فراہم کیں اور سامعین کے لئے سحر انگیز خطاب کیا۔اس تربیتی کیمپ کا پہلا سیشن ختم ہوا۔اس کے بعد نماز ظہر وعصر اور کھانے کا وقفہ رکھا گیا۔

اس کیمپ کا دوسرا سیشن تناولِ طعام کے بعد شروع ہوا۔اس سیشن میں مکرم عبدالمومن راشد صاحب نے صدارتی خطاب کیا۔آپ نے بھی انصار کوان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔اجتماعی دُعا کے بعد اس کیمپ کا اختتام ہوا۔تمام نومبائعین سامعین نے اس سے بھرپور استفادہ کیا اوراپنے ایمان میں اضافہ محسوس کیا۔

اسی روز بعد نماز مغرب وعشاء مجلس انصاراللہ کوٹڑا لہل میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔25 مردوزن اس اجلاس میں شریک تھے۔ مکرم ٹھوکر صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔مکرم عبد المومن راشد صاحب نے صدارتی خطاب کیا اوراجتماعی دُعا کروائی۔

Prop: Sk. Ishaque
Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658
Faizan Fruits Traders
Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پرفون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
فون نمبر: 1800 103 2131
وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

مورخہ 19 /مارچ قادیان کی طرف واپسی کرتے ہوئے ضلع ترنتارن کی مجلس وران میں بعد نماز عصر ایک تربیتی اجلاس رکھا گیا۔ اس موقع پر انصار کے علاوہ کثیر تعداد میں مستورات موجود تھیں تلاوت قرآن پاک اور عہد انصار اللہ کے ساتھ اجلاس کا آغاز ہوا۔ خاکسار طاہر احمد چیمہ نے بزبان پنجابی جماعت احمدیہ کی ابتدائی معلومات دیتے ہوئے نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ اور بعض تربیتی امور پر نصائح کیں۔

رات ساڑھے آٹھ بجے کامیابی کے ساتھ یہ دورہ اختتام پذیر ہوا اور بخیریت قادیان واپس مراجعت کی گئی۔ الحمدللہ یہ تربیتی دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور اس کے نتیجہ میں مجالس میں بیداری پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے دُوررس نتائج برآمد کرے۔ آمین

(طاہر احمد چیمہ، قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

43 واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2023ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29 /اکتوبر 2023ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

ریفریشر کلاس مجلس عاملہ انصار اللہ چنئی:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس عاملہ انصار اللہ چنئی (تمل ناڈو) کا ریفریشر کلاس مؤرخہ 26 مارچ 2023ء بروز اتوار مسجد محمود چنئی میں منعقد ہوا۔ جس میں صد فیصد حاضری تھی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار زعیم مجلس انصار اللہ چنئی نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی ایم بی طاہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تمام عہدیداروں کو مخاطب ہوتے ہوئے لائحہ عمل میں موجود ترتیب کے مطابق تمام شعبوں کے بارے میں تفصیل سے سمجھایا۔ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ بروقت رپورٹ بھجوانے کی اہمیت سمجھائی۔ اس ریفریشر کلاس میں مکرم سلطان احمد صاحب ناظم انصار اللہ چنئی نے شریک ہو کر تمام عہدیداران کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعلیٰ توقعات کے مطابق مجلس کی خدمات بجالانے کی نصیحت فرما کر اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے ریفریشر کلاس اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ

مساعی مجلس انصار اللہ چنئی:

مؤرخہ 19 مارچ 2023ء مجلس انصار اللہ چنئی کی طرف سے مسجد محمود میں باجماعت نماز تہجد کا انتظام کیا گیا۔ جس میں (21) انصار شامل ہوئے۔ بعد نماز فجر ایک خصوصی درس میں مکرم ایم بی طاہر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے انصار کو نماز باجماعت کی ادائیگی کے تعلق سے توجہ دلائی۔ بعدہٗ تمام حاضر انصار نے مسجد میں وقار عمل کیا۔ پھر چائے بسکٹ اکا انتظام کیا گیا۔ بعد ازاں مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں کئی اہم ضروری امور پر تبادلہ خیال ہوا۔

(فضل الرحمٰن، زعیم مجلس انصار اللہ چنئی)

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

”کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔“ (سناتن دھرم: صفحہ 4)

دورہ ہریانہ:

حسب ہدایت مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت خاکسار کو مؤرخہ 13 تا 24 مارچ 2023ء صوبہ ہریانہ کا دورہ کرنے کی توفیق ملی۔

تربیتی کیمپ ضلع جیند:

مؤرخہ 19 مارچ 2023ء کو ضلع جیند کے انصار کا تربیتی کیمپ بمقام احمدیہ مسجد ڈومرخان (ضلع جیند) منعقد ہوا۔ اس میں جیند اور ضلع روہتک کے 7 مجالس کے (19) انصار شامل ہوئے۔ نیز انتظامات کیلئے 6 خدام واطفال بھی حاضر تھے۔ کاشتکاری کے کاموں کے زور کے باوجود ان انصار کا حاضر ہونا محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ ایک غیر مسلم دوست بھی حاضر ہوئے تھے۔ جنہیں جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔ جماعت کی خدمت خلق اور مذہبی رواداری کے مساعی سے آگاہ کیا گیا۔ ان باتوں کا موصوف پر بہت اچھا اثر پڑا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس تربیتی کیمپ میں تلاوتِ قرآن کریم، عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم ناظم انصاراللہ ضلع جیند نے تعارفی تقریر کرتے ہوئے انصار کو مجلس کے کاموں میں حصہ لینے، نظامِ جماعت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب ضلع نے تمام انصار کو نماز باجماعت، تلاوت قرآن کریم اور روزوں کی پابندی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مبلغین و معلمین کرام سے بھرپور استفادہ کرنے کی نصیحت کی۔ آخر پر خاکسار نے مجلس انصاراللہ کے قیام کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لائحہ عمل کے مطابق تمام انصار کو مجلس کے کاموں میں شامل ہونے کی برکات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تربیتی کیمپ اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ

تربیتی کیمپ ضلع فتح آباد:

مؤرخہ 22 مارچ 2023ء کو ضلع فتح آباد کے انصار کا تربیتی کیمپ بمقام احمدیہ مسجد سمین میں منعقد ہوا۔ جس میں کل (22) انصار حاضر ہوئے۔ جبکہ 10 خدام واطفال کے علاوہ چند مستورات بھی پردے کی رعایت سے اس میں شامل ہوئیں۔

اس تربیتی کیمپ میں تلاوتِ قرآن کریم، عہد انصاراللہ، اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم ناظم انصاراللہ ضلع فتح آباد نے تقریر کرتے ہوئے انصار کو خاص طور پر بچوں کو جماعت سے جوڑنے کی تلقین کی۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب ضلع نے تمام انصار کو خلافت سے وابستہ رہنے اور باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مبلغین و معلمین کرام سے خود بھی قرآن کریم سیکھنے اور بچوں کو سکھانے کی نصیحت کی۔ آخر پر خاکسار نے بانئ تنظیم حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے مجلس انصاراللہ کے قیام کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لائحہ عمل کے مطابق تمام انصار کو مجلس کے کاموں میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تربیتی کیمپ اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔ تمام حاضرین کیلئے مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے دوپہر کے کھانے کا انتظام کروایا گیا تھا۔

خاکسار نے اس دورہ میں کل 23 مجالس کا دورہ کیا۔ ہر مجلس میں زعیم، معلم سلسلہ، مبلغ سلسلہ اور اراکین انصاراللہ سے ملاقات کر کے مجلس کے کاموں کی طرف توجہ دلائی۔ ماہانہ کارگزاری رپورٹ فارم بھرنے اور بروقت بھجوانے کے تعلق سے سمجھاتے ہوئے اس کی اہمیت کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(عزیز احمد ناصر، نائب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

مساعی مجلس انصاراللہ دھلی:

مؤرخہ 19 فروری 2023ء کو مجلس انصاراللہ دہلی کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں (22) انصار شامل ہوئے۔ جبکہ اسی روز مجلس عاملہ کی بھی میٹنگ ہوئی جس میں قیام نماز کے تعلق سے مشورہ ہوا۔ ماہ فروری 2023ء میں پانچ مذاکرے ہوئے۔ ایک بک اسٹال کا انعقاد عمل میں آیا۔ ایک سو (100) کی تعداد میں لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ انصار نے دہلی بک فیئر میں ڈیوٹیاں دینے کی توفیق پائی ہے۔ اسی طرح مبلغ -/4250 روپے ترکی کے زلزلہ سے متاثرین کیلئے بطور عطیہ بھجوائے گئے۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ دہلی)

مساعی مجلس انصاراللہ مریاکنی:

مجلس انصاراللہ مریاکنی (کیرالہ) کی طرف سے ماہ فروری 2023ء میں ضرورت مند غرباء کو ایک ہزار (-/1000) روپے دیئے گئے جبکہ غریب مریضوں کو علاج کیلئے مبلغ پانچ ہزار -/5000 روپے دے کر مدد کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(زعیم مجلس انصاراللہ مریاکنی)

مساعی مجلس انصاراللہ کولکتا:

مجلس انصاراللہ کولکتا (بنگال) کی طرف سے ماہ فروری 2023ء میں غریب مریضوں کو علاج کیلئے مبلغ دو ہزار -/2000 روپے دے کر مدد کی گئی ہے۔ احمدیہ مسجد میں ایک وقار عمل کیا گیا۔ ایک بک اسٹال لگایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(زعیم مجلس انصاراللہ کولکتا)

مساعی مجلس انصاراللہ کیرنگ:

مجلس انصاراللہ کیرنگ (اڈیسہ) کی طرف سے مؤرخہ 28 فروری 2023ء کو ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں (158) انصار شریک ہوئے۔ ماہِ فروری میں کل (12) دن تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں (20) انصار حاضر ہو کر سیکھتے رہے۔ کل 45 لیفلیٹس تقسیم کئے گئے۔ 14 لوگوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ ضرورت مند غرباء کو پانچ سو (-/500) روپے دیئے گئے جبکہ غریب مریضوں کو علاج کیلئے -/120 روپے دیئے گئے۔ احمدیہ مسجد میں ایک وقار عمل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی قبول فرمائے۔ آمین

(زعیم مجلس انصاراللہ کیرنگ)

Ph:09622584733 Ph:09419049823

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979